AL-AASAR Journal
Quarterly *Research Journal*
www. al-aasar.com/

Vol. 2, No. 1 (2025)

Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

پاکستانی معاشرت میں آزاد خیالی (لبرل ازم) کے بڑھتے رجحانات کا تحقیقی مطالعہ

Asghar Ali Shah Bukhari[1]
sabukhari78@gmail.com
Muhammad Sagheer [2]
muhammadmuneerrazam@gmail.com
Anees Ur Rehman Muhammad Qaim[3]
sahib.e.alward787@gmail.com

Abstract

The basis of the ideology of Pakistan in all respects is Islam and the existence of Pakistan owes its existence to the two-nation ideology. Millions of Muslims sacrificed their lives to achieve this kingdom of God. It is also an undisputed fact that Islam is a complete system of life. It not only guides every aspect of our individual lives but also ignites the collective consciousness. Islam not only commands its followers to perform acts of worship but also creates rules and regulations for socializing. But this is pity that in the past few decades, Hindusim and Western civilization have thickened in the Pakistani society and have started creating doubts in the hearts and minds of the new generations, especially about Islam, Islamic civilization and culture in general, and have expressed a fear that if we do not train the new generation on Islamic script, where will our future generations go? May it not happen that we, as servant of Allah Almight, will be guilty and our deeds will be put to death on this day. As a nation, we are responsible for the moral, social, cultural and economic destruction, where elements hostile to Islam. Pakistan is also trying with all their might to defeat this God-given country at every level.

آزاد خیالی لغوی معانی :

آزاد خیالی دو الفاظ کا مرکب ہے :

"لفظ آزاد فارسی اسم صفت ہے جس کے معنی ہیں بَری، خود مختار، فارغ، بے قید جو کسی کا پابند نہ ہو" [4]

فرہنگ اصطلاحات میں Liberalism کا معنی و مفہوم یوں درج ہے :

"آزاد خیالی، حریت پسندی، مسلمہ امور کی تبدیلی اور اصلاح کا رجحان جیسے مذہب اور سیاسیات میں ایک نظریہ جو حکومتی نگرانی میں افراد کی آزادی اور کھلی منڈی کا حامی ہے۔"[5]

آزاد خیالی کا مفہوم:

آزاد خیالی کے مفہوم کا درست ادراک اسی صورت میں ممکن ہے جب مغربی اور پاکستانی مفکرین کی آرا کی روشنی میں اس کا تجزیاتی مطالعہ کیا جائے۔ چنانچہ اول ہم مغربی سکالرز کی آرا میں آزاد خیالی (Liberalism) کا مفہوم جاننے کی کوشش کرتے ہیں۔

مسلم مفکرین کے نزدیک آزاد خیالی/جدیدیت کا مفہوم :

---

[1] P.hD Scholar ,Green International University, Lahore
[2] P.hD Scholar ,Green International University, Lahore
[3] P.hD Scholar ,Green International University, Lahore

[4] الحاج، فیروز الدین، مولوی، (1989ئ) فیروز اللغات اردو، ص:18، دہلی، انجم بک ڈپو

[5] ڈکشنری، (1988ئ)، فیروز سنز English to English and Urdu Dictionary، ص:483، لاہور، مکتبہ فیروز سنز

Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

کیا عجیب اتفاق ہے کہ جدید مغربی مفکرین کے نزدیک تو آزاد خیالی فرد کی آزادی اور دین سے دوری کے معنوں پر محیط ہے مگر مسلمانوں میں ایک نام نہاد مسلم مفکرین کا طبقہ آزاد خیالی ہی کو اصل دین قرار دیتا ہے۔ لہٰذا ایسے تشکیکیت پرست طبقہ کے لیے ضروری ہے کہ آزاد خیالی کا مفہوم مسلم مفکرین کے قلم سے ہی بیان کیا جائے، لہٰذا ملاحظہ فرمائیں۔

1۔ مولانا غلام نبی قاسمی روشن خیال افراد کو مستقل مکتبہ فکر گردانتے ہیں اور لکھتے ہیں :

"آزاد خیالی (Liberalism) اب ایک مستقل مکتبہ فکر کیلئے اصطلاحی نام کی حیثیت اختیار کر چکا ہے۔ جو حریت فکر کی وکالت کرتا ہے۔ اس کا عقیدہ ہے کہ انسانی افراد کی آزادی کا احترام واجب ہے اور حکومتوں کی بنیادی ذمہ داری رائے، آزادی اظہار، آزادی فکر، آزادی ملکیت اور شخصی آزادی وغیرہ۔"[6]

2۔ ایم رمضان گوہر کے نزدیک آزاد خیالی ماوراالطبیعات کے انکار کا دوسرا نام ہے چنانچہ وہ لکھتے ہیں :

"آزاد خیالی (Liberalism) زندگی کا ایک میکانکی تصور حیات تھامے ہوئے ہے جو فقط عقلی بنیاد پر مادی کائنات کے رنگ و بو تک محدود ہے۔ اجزاء کی ترکیب و ترہیب سے انسان پیدا ہوتے ہیں۔ پھر انہی اجزاء کی پریشانی سے ہلاک ہو جاتے ہیں یہ نظریہ حیات ماوراالطبیعات کا بنیادی طور پر منکر ہے۔ کوئی خدا، فرشتے، رسول، وحی اور آخرت نہیں ہے، آخرت اور دنیا کی زندگی میں کوئی ہم آہنگی نہیں۔" [7]

کم و بیش تمام مسلم علماء و مفکرین نے آزاد خیال اسی شخص کو سمجھا ہے جو نہ صرف تعلیمات خدا اور پیغمبر کو تسلیم نہیں کرتا بلکہ متفقہ معاشرتی اقدار و روایات کو بھی تسلیم نہیں کرتا۔

آزاد خیالی اور ماڈرن ازم کا آغاز:

عصر حاضر میں لبرل آئیڈیالوجی کو اس خطرناک حد تک فروغ حاصل ہوا ہے کہ یورپی ممالک اور بالخصوص امریکہ کی حکومتوں نے اس کو حکومتی اور سیاسی افعال میں کلیدی و اساسی نظریے کے طور پر قبول کر لیا ہے۔ علاوہ ازیں لبرل ازم کے نظریے کو متعدد ممالک نے بھی تسلیم کر لیا ہے۔ سیاست سے قطع نظر معاشرتی Social اور نظریاتی و اعتقادی سطوح پر بھی آزاد خیالی کے نظریات اس قدر غالبیت اختیار کر گئے ہیں کہ موجودہ زمانے میں یہی لبرل ازم ہی سیکولرزم کی بنیاد بن رہی ہے چنانچہ مفتی حماد اللہ وحید لکھتے ہیں۔

"لبرل ازم چونکہ ماضی سے ہر صورت میں ہر رشتہ منقطع کرنے پر منحصر ہے خواہ وہ رشتہ مذہب سے ہو، تہذیب و ثقافت سے ہو یا اقدار و روایات سے ہو یہ تصور سترھویں صدی کے بعد پیدا ہوا تھا جو آج کل مغربی فکر و فلسفہ کا ایک خاص وصف ہے۔ چونکہ اس فلسفے کے تناظر میں فائنل اتھارٹی صرف انسان ہے لہٰذا اس نظریے سے آزاد خیالی، ترقی اور مساوات کے تصورات نکلتے ہیں۔ کیونکہ جب انسان خود خدا ہے پس خدا جو چاہے کرے یہی نظریہ افراد کو سیکولرازم، لبرل ازم اور ماڈرن ازم کی بنیاد فراہم کرتا ہے۔"[8]

آزاد خیالی بمقابلہ بنیاد پرستی:

مرزا محمد الیاس روشن خیالی اور روایت و قدامت پسندی کا تقابل کرتے ہوئے لکھتے ہیں :

"پہلی جنگ عظیم کے اختتام پر بنیاد پرستوں نے دنیا کو خبردار کیا کہ عیسائیت میں لبرل خیال رکھنے والوں کا اثر و رسوخ بڑھ رہا ہے۔ جس سے سماجی طور پر نسلی خاتمے کا خطرہ بڑھ رہا ہے۔"[9]

---

[6] صدّیقی، عبدالحمید، (۱۹۹۰ئ)، مذہب اور تجدیدِ مذہب، ص:۱۱۸، لاہور، مکتبہ تعمیرِ انسانیت
[7] گوہر، محمد رمضان، (۲۰۰۸ئ)، افکار اقبالؒ اور روشن خیالی، ص:۱۷۸، لاہور، مکتبہ گوہر
[8] وحید، حماداللہ، مفتی، (2011ئ)، ذاکر نائیک ایک تجزیہ ایک تحقیق، ص:68، کراچی، مکتبہ عمر فاروقؓ
[9] محمد الیاس، مرزا، (۱۹۹۴ئ)، بنیاد پرستی اور تہذیبی کشمکش، ص:۲۱، لاہور، حرا پبلی کیشنز

Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

Christian Fundalmentalist Association تحریک کا قیام عمل میں لایا گی۔اِس کے قیام کی ضرورت کیوں محسوس کی گئی حالانکہ یورپی تو خود دوسروں کو بنیاد پرستی کا طعنہ دے کر انھیں فکری غلام بنانا چاہتے ہیں لہٰذا ڈاکٹر محمد ارشد لکھتے ہیں۔

"بنیاد پرستی(Fundamentalism) کی اصطلاح بنیادی طور پر ایک عیسائی اصطلاح ہے، جس کا استعمال انیسویں صدی کے آواخر اور بیسویں صدی کے آغاز میں ہوا۔مذکورہ اصطلاح کا اطلاق امریکہ میں بعض ان پروٹسٹنٹ عیسائی امریکی گروہوں کے لیے ہوتا تھا یا ہو رہا ہے، جو انجیل کی لفظیت پر شدت کے ساتھ جمے رہنے کے قائل تھے۔"[10]

آزاد خیالی کا دائرہ کار اور فکری بنیادیں

لبرل آئیڈیالوجی کی وسیع پیمانے پر تشہیر در حقیقت یہودیوں کی عالمی تنظیم 'فری میسن' کے مفادات میں سے ایک ہے چنانچہ مریم خنسار قمطراز ہیں:

"لبرل ازم اور آزاد خیالی کی اصل حقیقت عالمی تنظیم "فری میسن" کے پروٹوکولز سے آشکار ہوتی ہے جس میں انہوں نے دنیا بھر میں اپنی سرگرمیوں، طریق کار اور اہداف کی منصوبہ بندی اس مقصد کے لیے کی ہے کہ غیر یہود کو فکری، معاشی اور علمی طور پر مفلوج کر کے اقتدار عالم پر قبضہ کر لیا جائے۔"[11]

لامحالہ جب کوئی نظریہ مخالفت مذہب کے ساتھ پروان چڑھتا ہے تو اس کے اثرات انفرادیت سے اجتماعیت پر منطبق ہوتے ہیں۔علاوہ ازیں اس نظریے سے تمام نظام ہائے حیات خواہ وہ معاشرتی ہوں یا سیاسی، تعلیمی ہوں یا مذہبی و معاشی متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتے۔لہٰذا ذیل میں ہم لبرل ازم کے ان تمام نظام ہائے حیات پر اثرات کا مختصر جائزہ لیتے ہیں۔ لبرل ازم انسان کی مکمل آزادی کا عقیدہ ہے اس کے اعمال و تصرفات اور افکار و نظریات سب میں ہے کہ حکومتیں افراد انسانی کی ہر قسم کی آزادی کے تحفظ اور سی وسعتوں کے لیے ہمہ وقت مصروفِ عمل رہیں۔لبرل ازم ایک سیاسی نظریہ ہے یہ مذہب، اعتقاد اور ایمان سے مختلف ہے۔اِس نظریے یا فلسفے کی بنیاد دو اصولوں پر رکھی گئی ہے: پہلا اصول 'آزادی' ہے اور دوسرا اصول "مساوات" ہے۔ذیل میں ہم لبرل ازم کے بنیادی تصورات کی مختصراً جائزہ لیتے ہیں۔

1۔ **تصورِ آزادی:**

امریکہ نے مذہب اور ریاست کے معاملات کو جدا جدا کر کے مذہب کو افراد کا ذاتی معاملہ قرار دے دیا اور مذہبی آزادی کا ایسا تصور دنیا کے سامنے پیش کیا جس کو رول ماڈل سمجھتے ہوئے مسلم ممالک بھی اُسی ڈگر پر چلنا شروع ہو گئے۔مومن خان عثمانی لبرل ازم کے آزادی کے تصور پر اپنی رائے کا اظہار کرتے ہوئے رقمطراز ہیں:

"مغرب مادر پدر آزادی میں اس قدر آگے بڑھا کہ اس نے اخلاق کے ساتھ ساتھ مذہبی اقدار کو بھی پامال کر دیا۔وہاں کی روحانی دنیا یعنی کلیسا بھی بازاری ماحول پیش کر رہا ہے۔پادری صاحبان اور راہبائیں سرعام جنسی بھوک مٹانے میں لگے ہوئے ہیں بلکہ اس گھناؤنے جرم کو روحانیت میں ترقی کا ذریعہ سمجھتے ہیں۔"[12]

2۔ **تصورِ مساوات:**

مغرب کے ہاں مساوات کا تصور اتنا بھیانک ہے کہ جس کو سوچ کر ہی روح کانپ اٹھتی ہے جو اسلامی نظریۂ مساوات سے یکسر مختلف ہے لہذا ڈاکٹر اسرار لکھتے ہیں۔

"2000ء میں بیجنگ پلس فائیو کانفرنس کا اعلامیہ یہ تھا کہ عورت اور مرد برابر ہیں، ان کی ووٹنگ برابر ہوگی اور عورت کو طلاق کا بھی برابر حق حاصل ہوگا اور گھریلو ذمہ داریوں اور تولیدی خدمات پر وہ اپنے شوہر سے اُجرت بھی طلب کر سکتی ہے کیونکہ وہ ایک طرح سے خاوند کی مزدور ہے۔یہ ہے امریکہ کا وہ روشن خیال ایجنڈا، جس کو سامنے لایا جارہا ہے اور اِس کو (social engineering) جیسا خوبصورت نام دیا گیا ہے۔"[13]

"سماجی نظام کا اصول ہے آزاد جنس پرستی، مرد وزن کی مکمل مساوات، یعنی آپ جس طرح چاہیں اپنی جنسی خواہشات کو پورا کریں۔بس دونوں طرف سے رضامندی ہونی چاہیے، جبر نہیں ہونا چاہیے۔زنا بالجبر قانون کی خلاف ورزی شمار ہوتا ہے لیکن زنا بالرضا سرے سے کوئی جرم نہیں۔"[14]

---

[10] محمد ارشد، ڈاکٹر، (۲۰۰۵ئ)، مغرب اور اسلامی بنیاد پرستی، ص:۲۰، لاہور، اسد نیر پرنٹرز

[11] مریم خنساء، (2014ئ)، مسلمانوں کا فکری اغوا، ص:39، لاہور، دار الکتب سلفیہ

[12] عثمانی، مومن خان، حافظ، (2010ئ) مغربی تہذیب اور مغرب زدہ خواتین کا افسوسناک کردار، ص:84، لاہور، مکتبہ الحسن

[13] اسرار احمد، ڈاکٹر، (2013ئ) بصائر، ص۔:۱۰۴، لاہور، مکتبہ خدام القرآن

[14] اسرار احمد، ڈاکٹر، (2013ئ)، اسلام اور پاکستان کا مستقبل، ص:15، لاہور، مکتبہ خدام القرآن

Vol. 2, No. 1 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

لبرل ازم کے کثیر الجہتی اغراض و مقاصد:

روشن خیال یا لبرلز کا ہدف اسلام کا مذہبی نظام ہی نہیں بلکہ وہ پاکستان میں ایسے سیاسی نظام کے خواہاں ہیں جو روز بروز مسلمانوں کو مذہب سے دور کرتا جائے۔ اگر ہم یوں کہیں کہ امریکہ اور مغرب مسلمانوں کو مذہبی آزادی تو دے سکتا ہے مگر مسلم ممالک کی باگ ڈور مکمل طور پر اپنے دیدہ و نادیدہ ہاتھوں میں رکھ کر اپنے مطلب کے قوانین کا نفاذ کروانا چاہتا ہے تو بالکل بجا ہے جبکہ اہل اسلام کے سیاسی نظام کے متعلق مفکر اسلام حکیم الامت ڈاکٹر علامہ محمد اقبالؒ فرماتے ہیں :

اپنی ملت پر قیاس اقوام مغرب سے نہ کر　　　　خاص ہے ترکیب میں قوم رسول ہاشمی[15]

مفتی تقی عثمانی رقمطراز ہیں۔

"مکار قوتوں کا یہ دستور ہے کہ جب وہ کسی قوم پر سیاسی و معاشی غلبہ پالیتی ہیں تو محکوم لوگوں کے ذہنوں کو مسخر کرنے اور ان کے اکابر اور ہیروز کی طرف سے بد ظنی اور بد گمانی پیدا کرنے کے لئے ان کی تاریخ کو مسخ کر دیتی ہیں۔ ان کے پیغمبروں کو (معاذ اللہ) ساحر، اولیاء کو ٹھگ اور سلاطین کو عیاش و ظالم، حکماء کو جاہل اور مذہب اور اس کی تعلیم کو خود ساختہ اور ترقی کا راہزن ظاہر کرتی ہیں اور اپنے بڑے بڑے لٹیروں اور چوروں کو ہیروز بنا کر پیش کرتی ہیں۔"[16]

1۔　**الحادی فکر کی ترسیخ و ترویج :**

اسلام ایک دین ہے جو انسان کو مکمل ضابطہ حیات دینے کے ساتھ ساتھ ہر ذی شعور کو یہ دعوت فکر دیتا ہے کہ جس نہج کے فکر و عمل اور اظہار رائے کی آزادی اسلام نے انسانیت کو دی ہے وہ کوئی اور الہامی و غیر الہامی مذہب عطا کرنے سے قاصر ہے۔ مقام افسوس یہ ہے کہ پاکستان جیسا نظریاتی بنیادوں پر معرض وجود میں آنے والا وطن چہار جانب سے ایسے اندرونی و بیرونی خطرات میں گھر کر چکا ہے جہاں مسلمانوں کے دینی اور ملی تشخص کو نہ صرف مجروح کرنے بلکہ مسخ کرنے کی پر زور کاوشیں جاری ہیں۔ ناروے کی ٹیلی نور کمپنی نے مسلمانوں کو گمراہ کرنے کے لیے ماڈرن صوفی ازم کا پرچار شروع کر دیا ہے حالانکہ غیر مسلم کمپنی کو صوفی ازم سے کیا تعلق ہے چنانچہ ممتاز احمد فرماتے ہیں۔

"مسلمانوں کو گمراہ کرنے کے لیے آج کل بیرونی اشاروں پر ماڈرن صوفی ازم کا بڑا چرچا ہو رہا ہے۔ ناروے کی ٹیلی نور (Telenor) کمپنی اپنے خرچے پر صوفی میوزیکل شو کرا رہی ہے۔ سوچنے کی بات یہ ہے کہ ایک غیر مسلم کمپنی کو صوفی ازم سے کیا واسطہ۔"[17]

2۔　**مذہبی سیاست کو پنپنے نہ دینا :**

یورپ نے چونکہ مذہب کو اپنے پاؤں کی بیڑیاں سمجھ کر اتار پھینکا ہے اس لیے ان کی کوشش یہی ہے کہ کسی طور اسلامی ممالک میں مذہبی سیاست کو پروان چڑھنے نہ دیا جائے چنانچہ ابوالاعلیٰ مودودی رقمطراز ہیں :

"اس دور میں وہی "لبرلزم" جس نے پچھلی لڑائی جیتی تھی نئے ہتھیاروں سے مسلح ہو کر اٹھا اور اس نے سیاسیات میں جمہوریت کا تمدن و معاشرت، ادب و اخلاق، میں انفرادی آزادی کا اور معاشیات میں بے قیدی (Laisseze Faire Policy) کا صور پھونکنا شروع کیا۔ ان کا کہنا یہ تھا کہ چرچ ہو یا سٹیٹ یا سوسائٹی کسی کو بھی فرد کی سعی ارتقاء اور سعی انتفاع میں رکاوٹیں عائد کرنے کا حق نہیں ہے۔"[18]

3۔　**استحصالی معاشی نظام کی تشہیر اور اقتصادی اختلال پیدا کرنا :**

انسان فطرتاً ہوس پرست واقع نہیں ہوا۔ مادیت پرستی اور روحانیت کی جستجو ان دونوں اقدار کا شعور انسان کو ودیعت کیا گیا ہے۔ عموماً دیکھنے میں آیا ہے کہ انسانی حواس پر نفس پرستی کا غلبہ رہا ہے۔ عصر حاضر میں جہاں مذاہب کی کشمکش اور تہذیبوں کا تصادم بام عروج پر ہے وہاں اس میں پنہاں عزائم بھی کسی سے پوشیدہ نہیں۔ یورپ، امریکہ، خلیجی

---

15 محمد اقبال، علامہ، (۱۹۸۶ئ)، کلیاتِ اقبال، ص:۲۶۷، لاہور، شیخ محمد بشیر اینڈ سنز

16 عثمانی، محمد تقی، مفتی، (۲۰۰۷ئ)، مغرب زدہ مسلمانوں کے نام، ص:۸۷، کراچی، مکتبۃ الشیخ

17 ممتاز احمد، (۱۴۳۱ھ)، صیہونی پنجہ سے آزادی، ص:۸۹، لاہور، بسم اللہ گرافک

18 مودودی، ابوالاعلیٰ، مولانا، (1958ئ)، اسلام اور جدید معاشی نظریات، ص:14، لاہور، اسلامک پبلی کیشنز

ممالک اور سائوتھ ایشیا کی بڑی طاقتوں کے مقاصد میں جہاں اپنی تہذیب کو دوسرے ممالک پر بالجبر نافذ کرانا شامل ہے وہاں ان کے مقاصد میں اقتصادیات یعنی معاشی اجارہ داری کا حصول میں شامل ہے۔ چنانچہ ممتاز احمد رقمطراز ہیں :

"اس مادہ دور میں غیر مسلموں کے موجودہ نظام کا بنیادی ستون ان کی معیشت ہے۔ ساری دنیا میں معیشت کا مقابلہ جاری ہے۔ جو ملک یہ مقابلہ ہار جاتا ہے وہ سب کچھ ہار جاتا ہے۔ جب روس کی اقتصادی حالت خراب ہوئی تو ملک کے بارہ ٹکڑے ہوگئے۔ روس اپنا سپر پاور کا درجہ بھی کھو بیٹھا اور اس کی 48 لاکھ فوج منہ دیکھتی رہی۔"[19]

4۔ ہیومن ازم (انسانیت) کو مذہب پر ترجیح دینا:

افسوس کا مقام یہ ہے کہ مغرب جس اصطلاح کو رواج دینا چاہتا ہے تو اُسے اپنے میڈیا، کتب، سکالرز کے ذریعے پوری دنیا میں پہنچاتا ہے۔ اسی قسم کی اصطلاح 'ہیومن ازم' کے نام سے گھڑی گئی ہے، جس کا ظاہری معنی انسان دوستی جبکہ باطنی معنیٰ انسان پرستی ہے چنانچہ ڈاکٹر آصف اشرف جلالی لکھتے ہیں۔

"غور کیجئے! آج ہماری ملت کے کچھ لوگوں کو لامذہبیت کا سبق دیا جارہا ہے یہ کہتے ہیں کہ مذہب کوئی نہیں، نہ یہودیت، نہ عیسائیت، نہ نصرانیت، نہ اسلام، سب مذاہب ایک جیسے ہیں۔ یہ لوگ Human Rights کی بات کرتے ہوئے اس حد تک پہنچ گئے ہیں کہ دین اور مذہب کچھ نہیں بس انسان، انسان کا بھائی ہے۔"[20]

5۔ اسلامی عائلی نظام کا خاتمہ کرنا:

معاشرہ افراد کے مجموعے کا نام ہے جہاں لوگ اپنے مذہب، تہذیب وثقافت اور رسم ورواج کے مطابق آزادانہ طور پر زندگی بسر کرتے ہیں۔ اسلام نے جہاں عبادات کا حکم دیا ہے وہاں معاملات کو بالخصوص پیش نظر رکھا ہے۔ اس کے معاشرتی نظام میں خاندان کو مرکزی حیثیت حاصل ہے کیونکہ افراد کی عائلی زندگی ہی مضبوط معاشرے کی بنیاد ہے۔ لیکن یہ جاننا بھی ضروری ہے کہ اسلام میں بڑائی کا معیار صرف اور صرف تقویٰ ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا (القرآن ۴۹: ۱۳)

ترجمہ: اور تم کو مختلف قومیں اور خاندان بنایا تاکہ ایک دوسرے کی شناخت کرسکو۔

ویسٹرن سولائزیشن (Western Civilization) نے اسی مقام پر دھوکہ کھایا ہے کہ مغربی دانشوروں نے فرد کی آزادی اور عورت کے حقوق کے پُر فریب عنوان کے ساتھ نکاح کو دو افراد کا معاملہ قرار دے کر اس کے باقی لوازمات ونتائج کو نظر انداز کردیا جس کا نتیجہ یہ ہے کہ آج مغربی معاشرہ خاندانی زندگی کے نظام اور رشتوں کے تقدس سے محروم ہوچکا ہے اور مغرب کا Family انارکی کی حدوں کو چھو رہا ہے۔"[21]

6۔ حیاسوز اور بداخلاق تعلیمی نظام کا نفاذ:

یورپ کا یہ طرزِ عمل کہ وہ مسلمانوں کو ایمانی، ذہنی اور اخلاقی خلفشار سے دوچار کریں، آج کا نہیں ہے سلطان صلاح الدین ایوبی اور سلطان نورالدین زنگی رحمۃ اللہ علیہما کو بھی ایسے مصائب کا سامنا کرناپڑا چنانچہ ادریس آزاد لکھتے ہیں۔

"سلطان نورالدین زنگیؒ اور سلطان صلاح الدین ایوبؒ کی حکومتوں کو تو پریشانی ہی یہی رہی کہ یہود ونصاریٰ اپنی نوجوان لڑکیوں کو جنس کی تربیت دے کر مسلمان امراء کے پیچھے چھوڑ دیتے اور یہ روش تو یہود ونصاریٰ نے آج تک نہیں چھوڑی۔ آج بھی مسلمان حکمرانوں کا ایمان خریدنے کے لیے یہودی اور عیسائی یہی ہتھکنڈہ استعمال کرتے ہیں۔"[22]

Co-education بھی اُسی لبرل سرمایہ کاری کی دین ہے جس کے مقصدِ وحید صرف اور صرف حیاباختہ سوسائٹی کی تشکیل ہے لہٰذا ڈاکٹر شاہد علی لکھتے ہیں۔

---

[19] ممتاز احمد (2009ئ)، صیہونی پنجہ سے آزادی، ص:162، لاہور، بسم اللہ گرافک، جوہر ٹائون

[20] جلالی، محمد اشرف آصف، ڈاکٹر، (۲۰۱۰ئ)، ربطِ ملت اور اہلِ سنت کی ذمہ داریاں، ص،:۱۷، لاہور، صراطِ مستقیم پبلیکیشنز

[21] یوسف، صلاح الدین، حافظ، (1999ئ)، مفرور لڑکیوں کا نکاح اور ہماری عدالتیں، ص:85، لاہور، دارالسلام

[22] ادریس آزاد، (۲۰۰۲ئ)، عورت، ابلیس اور خدا، ص:۲۳، لاہور، الاشراق کمپوزنگ سنٹر

AL-AASAR Journal
Quarterly *Research Journal*
www. al-aasar.com/

Vol. 2, No. 1 (2025)

Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

"مخلوط نظام تعلیم میں طالبات کے اندر بھرپور جذبات رکھنے والی عورت نمایاں ہو جاتی ہے جو اپنی صلاحیتوں کا لوہا منوا کر مردوں کو تقلید کرنے پر مجبور کر دیتی ہے۔ مخلوط نظام تعلیم کی برکتوں سے مرد عورت محبت کے بھکاری نہیں رہتے۔"[23]

ثقافتی اور تہذیبی اثرات:

یورپ نے مسلم ممالک میں اپنے سیاسی مقاصد کے حصول کے ساتھ وہاں اپنی تہذیب و ثقافت کو بھی نافذ کرنے کے لیے باقاعدہ منصوبہ سازی کی لہٰذا ممتاز احمد لکھتے ہیں کہ ایک فرنچ رسالے ''مونڈ ڈپلومیٹ'' نے 1993ء میں ایک مضمون شائع کیا کہ اسلام کے خلاف جنگ صرف فوجی میدان میں نہیں ہو گی بلکہ ثقافتی اور تہذیبی میدان میں بھی ہو گی۔"[24]

پاکستانی نظریاتی مملکت سے مراد:

دو قومی نظریہ تشکیلِ پاکستان کی اساس ہے۔ پاکستان کا مطلب کیالاالٰہ الااللہ، لے کے رہیں گے پاکستان، بٹ کے رہے گا ہندوستان اور ہندوئوں کی جانب سے جو نعرہ لگایا گیا:-

"جو مانگے گا پاکستان اُس کو دیں گے قبرستان"[25]

اِس وقت اس کی نظریاتی اساس کو منہدم کرنے پر پورا کفر تُلا ہوا ہے چنانچہ احمد شفیق ہاشمی رقمطراز ہیں۔

"آج پاکستان کو جو خطرات اور چیلنجز درپیش ہیں ان میں سب سے اہم وہ نظریاتی یلغار ہے جس کا ہدف پاکستانی اساس کو منہدم کرنا اور اس کی تہذیبی شناخت کو پراگندہ کرنا ہے اس کروسیڈ میں جہاں مغربی اقوام کی قیادت، دانشور اور میڈیا ایک کلیدی کردار ادا کر رہے ہیں وہیں خود پاکستان کے نام نہاد لبرل ازم طبقے کے کچھ دانشور اور قلم کار بھی ان کے ہراول دستہ کے طور پر سرگرم ہیں۔ اس مذموم کارروائی میں حقائق، تاریخ اور علمی دیانت کے ہر اصول کو پامال کر رہے ہیں۔"[26]

حصولِ پاکستان کا مقصد اسلامی اصولوں کی ترویج و اشاعت تھا۔ افسوس کہ قائد کے بعد ملکِ خداداد کو ایسی پر خلوص قیادت میسر نہ آسکی جو اس کی نظریاتی سرحدوں کی حفاظت کے ساتھ ساتھ دورِ جدید کے تقاضوں کا مقابلہ کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے چنانچہ عبدالکریم اثری کہتے ہیں۔

"یہ ملک عزیز جس کا نام پاکستان ہے مگر اس کے لوگوں نے بڑی قربانیاں دے کر حاصل کیا جس کا مقصد وحید اس علاقے کو دائرہ اسلام بنانا تھا لیکن تقسیم کے بعد جن لوگوں کے ہاتھ میں زمام حکومت گئی انہوں نے اس ملک کو اپنی میراث سمجھتے ہوئے اس سے ہر طرح سے استفادہ اٹھایا اور اس طرح جو آیا وہ جتنا استفادہ اس سے حاصل کر سکا کرتا رہا۔"[27]

ملک خداداد میں لبرل ازم کا پرچار کرنے والے طبقات

مغربیت زدہ عوامی طبقہ:

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوۡمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوۡا مَا بِاَنۡفُسِہِمۡ ؕ (القرآن ۱۱:۱۳)

ترجمہ: بے اللہ کسی قوم سے اپنی نعمت نہیں بدلتا جب تک وہ خود اپنی حالت نہ بدل دیں۔

اسلام کے نام پر منصئہ شہود پر آنی والی مملکتِ خداداد، جسے لاکھوں قربانیوں کے بعد حاصل کیا گیا مقامِ افسوس ہے کہ اس ملکِ پاکستان کا ایک بڑا حصہ دین بیزار دکھائی دیتا ہے۔ مغربی اور ہندوئوانہ تہذیب جس سے ہم پیچھا چھڑوانا چاہتے تھے، اُس نے ہماری معاشرے پر ہر طرف سے اپنے پنجے گاڑھ رکھے ہیں۔ چنانچہ اس سلسلہ میں سید خالد جامعی لکھتے ہیں۔

---

[23] شاہد علی، ڈاکٹر، (۲۰۱۵ئ)، حقوقِ نسواں اور فسادِ نسواں، ص: ۵۳۲، سرگودھا، شہاب شاہد مطب

[24] ممتاز احمد، (۱۴۳۱ھ)، صیہونی پنجہ سے آزادی، ص: ۳۷، لاہور، بسم اللہ گرافک

[25] صدیقی، عمیر محمود، ڈاکٹر، (۲۰۱٦ئ)، غزوئہ ہند، ص: ۳۸، لاہور، کتاب محل

[26] ہاشمی، امام شفق، احمد (۲۰۱۲ئ)، پاکستان اور سیکولرازم، ص، ۷۰، کراچی، اسلامک ریسرچ اکیڈمی

[27] اثری، عبدالکریم، (۱۹۹۹ئ)، عربوں کے دورِ جاہلیت اور ہمارے دورِ علم و فکر کا تقابل، ص: ۱٦۹، گجرات، مکتبۃ الاثریہ

AL-AASAR Journal
Quarterly *Research Journal*
www. al-aasar.com/

Vol. 2, No. 1 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

"تمام لبرل، سوشلسٹ، ملحد و بے دین اور سیکولر سب پاکستان کے ہی مخالف ہیں۔ ان کے تعلقات بھارت، امریکہ، روس اور ایران کے حلیفوں وغیرہ سے ہیں۔ یہ سب مشترکہ طور پر پاکستان کو گالیاں دیتے ہیں اور پاکستان کے خلاف غیر ملکوں سے NGO's کے نام پر امداد لے کر کچھ نہ کچھ کرتے رہتے ہیں۔ ان کی تمام تر محبت و ہمدردی کبھی امریکہ، کبھی روس، کبھی چین اور کبھی مغرب کے ساتھ ہوتی ہے۔"[28]

پاکستان میں مسیحی مشنریز کے ذرائع ابلاغ:

کسی بھی ملک میں اقلیت کے ذرائع ابلاغ عامہ اپنے نظریات اور تفکرات کو پروان چڑھانے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ ایک جمہوری ملک میں ذرائع ابلاغ عامہ پر پابندی نہیں لگائی جا سکتی اور ویسے بھی یہ پابندی اخلاقیات کے خلاف ہے۔ غیر مسلم ممالک میں مسلمان اپنے عقاید و نظریات کا اظہار کرتے ہیں لیکن انھیں بھی کچھ حدود کا پابند رہنا پڑتا ہے، لیکن اس کے برعکس پاکستان میں مسیحی مشنریز کے ذرائع ابلاغ عامہ کیا کردار ادا کر رہے ہیں اس کے متعلق محمد صدیق بخاری لکھتے ہیں۔

"مسیحی مشنری ذرائع ابلاغ عامہ میں ان کے جرائد کا ایک اہم کردار ہے۔ ایک مختصر سی اقلیت کے جرائد کی تعداد ان کی ظاہری حسن و ترتیب کا اہتمام، ہم سب کے لیے ایک لمحہ فکریہ ہے۔ کرسچ وائس شاداب، کیتھولک، نقیب، شعانور، نیوز بلٹن (انگریزی)، جفاکش، ہوم لیگ، اخوت، قاصد جدید سالویشن آرمی، چھوٹا سپاہی، نعرۂ جنگ، ملاپ، بشیر النسواں، طلوع فکر، کلام حق، مسیحی نوجوان، آزاد وطن، مستقبل، مسیحی خادم، خزینۃ الجواہر، لمشیر اور اچھا چرواہا۔"[29]

آزاد خیال سیاستدان طبقہ: ایک تجزیہ

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں ارشاد فرمایا ہے۔

فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ أَنْ تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ (القرآن ۲۲:۴۷)

ترجمہ: ''تو کیا تمھارے یہ کرتوت نظر آتے ہیں کہ اگر تمھیں زمین میں حکومت ملے تو فساد پھیلاؤ۔''

اللہ تعالیٰ قرآنِ مجید میں ارشاد فرماتا ہے۔

إِنَّ الَّذِينَ يُحِبُّونَ أَنْ تَشِيعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِينَ آمَنُوا لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ (القرآن ۱۹:۲۴)

ترجمہ ''وہ لوگ جو چاہتے ہیں کہ مسلمانوں میں بُرا چرچا پھیلے اُن کے لیے دردناک عذاب ہے دُنیا اور آخرت میں۔''

روشن خیالی اور جدیدیت پسندی میں پیپلز پارٹی صفِ اوّل میں چنانچہ محمود مرزا لکھتے ہیں۔

''جدیدیت پسندی میں یقیناً پیپلز پارٹی سب سے آگے ہے مگر کلچر کی پسماندگی وہاں بھی موجود ہے۔ یہ پارٹی جس میں پاکستان کے اعلیٰ تعلیم یافتہ سیکولر دانشور موجود ہیں انہوں نے اپنی راہنما کو مختارِ کل تسلیم کرتے ہوئے زندگی بھر کے لیے چیئرپرسن منتخب کر رکھا ہے۔''[30]

اسی طرح جب پاکستان کی عنانِ حکومت مشرف صاحب کے ہاتھ میں آئی تو وہ بھی مغربی ایجنڈے کو آگے لے کر بڑھے۔ بلکہ عریانی و فحاشی کا عفریت موصوف کے دور میں ہی بوتل سے باہر آیا جو ابھی تک قابو میں نہیں آ رہا۔ چنانچہ ریاض انجم لکھتے ہیں۔

''جنرل پرویز مشرف کی حکومت عملی طور پر لبرل اور روشن خیال سمجھی جاتی تھی کیونکہ وہ عموماً ملکی سطح پر اور خصوصاً بین الاقوامی سطح پر یہی تاثر دینے میں بڑی حد تک کامیاب رہا۔''[31]

روشن خیالی، جدت پسندی اور اس کے ساتھ طوالت اقتدار کا ہوس ہر سیاست دان کا ترجیحی مقصد رہا ہے۔ اس کی بنا پر میاں نواز شریف صاحب نے اپنے مغربی آقاؤں کو خوش کرنے کے لیے اور اپنی بیٹی کی خواہشات کی تکمیل کے لیے شرمین عبید چنائے کے خیر مقدم کے لیے وزیر اعظم ہاؤس میں عیشائیہ دیا۔ لہٰذا محمد اکرم بُٹر لکھتے ہیں۔

---

28 خالد جامعی، سیّد، (۲۰۱۷ئ)، علما کی تنخواہیں سب سے کم کیوں ہیں، ۸۵، لاہور، کتاب محل

29 بخاری، صدّیق شاہ، محمد، (۲۰۰۰ئ)، رواداری اور پاکستان، ص، ۱۴۴، لاہور، علم و عرفان پبل

30 محمود مرزا، (۲۰۰۵ئ)، مسلم ریاست جدید کیسے بنے؟، ص، ۸۹، لاہور، دار التذکیر

31 ریاض انجم، (۲۰۱۳ئ)، پاکستانی مسیح اور قیادت کا بحران، ص، ۵۶، کراچی، فکشن ہائوس

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www. al-aasar.com/
Vol. 2, No. 1 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

"اسلام آباد میں موجود مسلم لیگ (ن) کے ایک سینئر رہنما کے بقول: وزیر اعظم (نواز شریف) کے ذہن پر لبرل پاکستان کا بھوت سوار ہے۔ اس تصور کے ساتھ وہ تمام خاندانی روایات کو پس پشت ڈال کر اپنی بیٹی کی خواہشات پوری کر رہے ہیں۔ وزیر اعظم ہاؤس میں شرمین عبید چنائے کا خیر مقدم بھی اس سلسلے کی کڑی ہے۔"[32]

منافقتِ اعتقادی جب منافقتِ عملی کی صورت میں ظاہر ہوتی ہے تو تاریخ کا سیاہ باب رقم ہوتا ہے۔ جس کا بین ثبوت حال ہی میں مسلم لیگ نون نے پیش کیا چنانچہ لہٰذا محمد اکرم بُٹر مذید لکھتے ہیں۔

"ملک پاکستان کو سیکولر اسٹیٹ بنانے کی خواہشمند حکومت (مسلم لیگ ن) نے بالآخر ممتاز قادری کو تختہ دار پر چڑھا کر اپنی روشن خیالی کا ایک اور ثبوت پیش کر دیا۔"[33]

عمران خان صاحب بھی غامدی صاحب کے خاص مریدوں میں شامل ہیں جبکہ جاوید غامدی صاحب کے نظریات اور تشریحات، تفسیر بالرائے مذموم کے زمرے میں آتے ہیں۔ چنانچہ سید خالد جامعی لکھتے ہیں۔

"واضح رہے کہ عمران خان غامدی صاحب کے خاص مرید ہیں۔ غامدی صاحب نے اپنے دوست، اپنے ادارے ''دانش سرا'' کے صدر ڈاکٹر فاروق خان کو عمران خان کا مذہبی مشیر مقرر کیا تھا۔ وہ عمران خان کی پریس کانفرنسوں میں مذہبی سوالات کا جواب دیتے تھے۔" [34]

N.G.O's and Multinational Companies:

پاکستان میں NGO's کے تحت آزاد خیال افراد کی بھرپور کوشش ہے کہ وہ کسی نہ کسی طرح توہین مذہب اور توہین نفوس کے قوانین میں تبدیلی کروا کر مسلمانوں کے ایمان پر کاری ضرب لگا سکیں۔ پاکستانی کمیشن برائے انسانی حقوق میں یہ طبقہ یوں

بعض حکومتیں اپنے مخصوص مفادات کے تحت اِن غیر سرکاری تنظیموں کی سرپرستی کرتی ہیں چنانچہ زہرہ یوسف لکھتی ہیں۔

"دنیا بھر میں چار ہزار سے زائد تنظیمیں، ایکوسوک، رجسٹریشن رکھتی ہیں۔ پاکستان سے چند ایک تنظیمیں اس میں شامل ہیں۔ بعض حکومتیں اپنے مخصوص مفادات کے تحت اپنی سرپرستی میں غیر سرکاری تنظیمیں بنا کر ان کو اقوام متحدہ میں رجسٹرڈ کروا لیتی ہیں۔ انٹرنیشنل سول سوسائٹی کی زبان میں انہیں گونگو (GONGO) کہا جاتا ہے۔ یہ حکومت کی ہاں میں ہاں ملانے یا حکومت کے نقطہ نظر کو پیش کرنے کے علاوہ کوئی قابل قدر کام نہیں کر پاتیں۔" [35]

سوشل ویلفئیرز :

سوشل ویلفیئرز کا کام ملکِ خداداد میں بے حیائی اور ملحدانہ فکر کے پرچار کے سوا اور کچھ نہیں چنانچہ اس سلسلہ فیض احمد اویسی لکھتے ہیں۔

"پاکستانی عورت نہ صرف یہ کہ پردہ کے معیار پر پوری نہیں اترتی بلکہ اس سے صریحاً بغاوت کر رہی ہے۔ تحریر و تقریر میں اعلانیہ احکام اسلام کا مذاق اڑاتی ہے۔ پردے کو نہایت نازیبا الفاظ سے یاد کرتی ہے اور برسرعام (میڈیا پر) پوری ڈھٹائی اور بے باکی کے ساتھ پردے کی دھجیاں بکھیر رہی ہے۔ اس سلسلہ میں سرکاری و غیر سرکاری طور پر اس کی مکمل طور پر حوصلہ افزائی کر رہی ہے۔"[36]

ماس میڈیا اور سوشل میڈیا/Mass media and Social media

سوشل میڈیا کی افادیت سے کوئی بھی باشعور شخص انکار نہیں کر سکتا۔ اِس ٹیکنالوجی نے عقلِ انسانی کو ورطہ ءحیرت میں ڈال دیا ہے لہٰذا ثناء غوری لکھتی ہیں۔

"دنیا بھر کے کروڑوں افراد روزانہ سوشل نیٹ ورکنگ سائٹس استعمال کرتے ہیں اور یہ تعداد دن بہ دن بڑھتی جا رہی ہے۔ ایک تخمینے کے مطابق 2018ء تک 2.44 بلین افراد مختلف سوشل نیٹ ورکنگ پلیٹ فارمز استعمال کر رہے ہوں گے۔ سماجی ویب سائٹس کو محض کسی ایک ضرورت کے تحت استعمال نہیں کیا جا رہا۔ بلکہ ہم اپنی

---

[32] بُٹّر، محمد اکرم، سردار، (۲۰۱۷ئ)، تذکارِ شہیدِ ناموسِ رسالت ﷺ، ص، ۲۸۰، لاہور، ادارہ نویدِ سحر

[33] بُٹّر، محمد اکرم، سردار، (۲۰۱۷ئ)، تذکارِ شہیدِ ناموسِ رسالت ﷺ، ص، ۲۵۱، لاہور، ادارہ نویدِ سحر

[34] خالد جامعی، سیّد، (۲۰۱۷ئ)، علما کی تنخواہیں سب سے کم کیوں ہیں، ۱۴۸، لاہور، کتاب محل

[35] زہرہ یوسف، (۲۰۱۲ئ)، انتہا پسندی سے نجات ممکن ہے، ص، ۲۷، لاہور، HRCP

[36] اویسی، فیض احمد، محمد، (۲۰۰۹ئ)، کالج اور لڑکی، ص، ۷۱، بہاول پور، مکتبہ اویسیہ

Vol. 2, No. 1 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

زندگی کے ہر گوشے کی ضروریات اور تسکین کے لیے ان سائٹس سے جڑے ہوئے ہیں۔ یہ دائرہ ذاتی تعلقات سے تفریح و شغل، پیشہ ورانہ ضروریات اور تعلیم سمیت ہر شعبے تک محیط ہے۔"[37]

میڈیا اپنے خیالات کے اظہار کی ایسی آزاد منڈی ہے جہاں ہر شخص اپنی رائے کا اظہار کر سکتا ہے لہٰذا ڈاکٹر سید محمد انور لکھتے ہیں۔

"میڈیا کی دنیا خیالات کے آزاد اظہار کی ایک منڈی ہے جسے انگریزی زبان میں (Free Market Place for Ideas) کہا جاتا ہے۔ اس کی بنیاد اظہار رائے کی آزادی کے حق (Freedom of Express) پر ہے۔ اس نظریے کے مطابق ہر شخص کو میڈیا میں ہر بات کرنے کا حق ہے، ہر ایک کو کلی آزادی ہے۔"[38]

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

زُيِّنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَيَسْخَرُوْنَ مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ اتَّقَوْا فَوْقَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَاللّٰهُ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ o (القرآن ۲:۲۱۲)

ترجمہ: کافروں کی نگاہ میں دنیا کی زندگی آراستہ کی گئی اور مسلمانوں سے ہنستے ہیں اور ڈر والے اُن سے اوپر ہوں گے قیامت کے دن اور خدا جسے چاہے بے گنتی عطا کرے۔

گلوبلائزیشن اور نیچرل ہسٹری:

نیچرل ہسٹری کے نام پر ایسی غلیظ فلمیں معاشرے کے تعلیم یافتہ طبقے تک پہنچائی جاتی ہیں کہ جنھیں دیکھنے کے بعد نوجوان مسلم دین کے متعلق شکوک و شبہات کا شکار ہو جاتا ہے اور حیرت کی بات یہ ہے کہ اِسے گلوبلائزیشن کا نام دیا جاتا ہے مفتی تقی عثمانی لکھتے ہیں

"گلوبلائزیشن (Globelization) کا نام نہاد نعرہ لگا کر بہت سے ممالک نے ٹی وی کے ایسے چینل کھول رکھے ہیں جن پر دکھائی جانے والی فلمیں شہوانیت کے حوالے سے لشکر شیاطین کو بھی مات دیتی ہیں اور لطف کی بات یہ ہے کہ ہمارے معاشرے کا بھی ایک بہت بڑا پڑھا لکھا طبقہ "نیچرل ہسٹری" کے نام سے یورپ کی اس تحریک کا حمایتی ہے۔"

1۔ مخلوط نظام تعلیم:/Co Education System

اللہ تعالیٰ کا ارشادِ گرامی ہے۔

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً ج وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ o (القرآن ۱۶:۹۷)

ترجمہ: "جو اچھا کام کرے مرد ہو یا عورت اور ہو مسلمان تو ضرور ہم اُسے اچھی زندگی جِلائیں گے اور ضرور اُنھیں کا نیگ (بدلہ) دیں گے جو اُن کے سب سے بہتر کام کے لائق ہوں۔"

مخلوط تعلیم کی ابتدا اور اس کے مذموم مقاصد کے متعلق ڈاکٹر گوہر مشتاق رقمطراز ہیں۔

"مخلوط تعلیم تو دراصل مغربی تعلیمی نظام کی رہن منت ہے۔ اس کی ابتداء 1900 کے اوائل میں ہوئی اور 1950ء کی دہائی میں تحریک نسواں کے علمبرداروں نے اس طرز تعلیم کو وسیع پیمانے پر عام کرنے کی کوشش کی تاکہ عورتیں نہ صرف مردوں کے شانہ بشانہ چل سکیں بلکہ سکولوں اور کالجوں میں بھی مردوں کے شانہ بشانہ بیٹھ سکیں۔ تحریک نسواں کے علمبرداروں کی معنوی اولاد یعنی NGO's نے آج کل اس کام کا بیڑہ اٹھایا ہے۔"[39]

اللہ تعالیٰ کا ارشادِ پاک ہے۔

وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى ص وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ص وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ o (القرآن ۲:۲)

ترجمہ: "اور نیکی اور پرہیزگاری پر ایک دوسرے کی مدد کرو اور گناہ اور زیادتی پر باہم مدد نہ دو اور اللہ سے ڈرتے رہو بے شک اللہ تعالیٰ کا عذاب سخت ہے۔"

اسلام کی خوبصورتی یہ بھی ہے کہ یہ اپنے متبعین کو لایعنی چیزوں اور گفتگو سے اجتناب کا حکم دیتا ہے چنانچہ حضورِ اکرم نورِ مجسم رحمۃ للعالمین ﷺ کا ارشادِ ذی وقار ہے۔

---

[37] ثناء غوری، (۲۰۱۳ئ)، سوشل میڈیا کے مختلف پہلو، ص: ۲۰، لاہور، Book Time

[38] محمد انور، ڈاکٹر، سید، (۲۰۱۶ئ)، میڈیا، اسلام اور ہم، ص، ۸۵، اسلام آباد، ایمل پبلیکیشنز

[39] گوہر مشتاق، ڈاکٹر، (۲۰۱۲ئ)، ایک آنکھ والا دجال، ص: ۶۵، لاہور، اذان سحر پبلکیشنز

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www. al-aasar.com/

Vol. 2, No. 1 (2025)

Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

مِنْ حُسْنِ الْاِسْلَامِ الْمَرْئِ تَرْکُہٗ مَالَا یَعْنِیْہِ۔

ترجمہ: آدمی کے اسلام کی خوبیوں میں سے یہ خوبی ہے کہ وہ ہر بے مقصد اور فضول کام چھوڑ دے۔[40]

آزاد خیالی کے اثرات و نتائج:

نظریاتی اعتبار سے تشکیل پانے والی سلطنت پاکستان کو مغربی تہذیب نے اپنے ایسے جال میں جکڑ لیا ہے کہ اب ہمارے جسموں کے ساتھ ساتھ ہمارے دل و دماغ بھی ان کے ہم نوا ہو چکے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں ارشاد فرمایا۔

یٰاَیُّھَاالَّذِیْنَ اٰمَنُوااتَّقُوااللہَ حَقَّ تُقٰتِہٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّاوَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ۝ (القرآن ۳:۱۰۲)

ترجمہ: " اے ایمان والو اللہ سے ڈرتے رہو جیسا کہ اُس سے ڈرتے کا حق ہے اور نہ مرنا مگر مسلمان۔"

اِس کے برعکس جدیدیت اور لبرل ازم کے اثراتِ بد کچھ اس طرح ظاہر ہوئے کہ اب پاکستان کا تقریباً پورا معاشرہ یورپی تہذیب کا دلدادہ بن چکا ہے۔ للہٰذا مولانا محمد ادریس رضوی رقمطراز ہیں۔

"پاکستان میں یورپی تہذیب کا دور دورہ ہے، یورپی کلچر شباب پر ہے، کہنے کے لئے یہ مسلمانوں کا ملک ہے لیکن حقیقت اس کے برعکس ہے۔ اسکولوں، کالجوں اور یونیورسٹیوں کے طلباء وطالبات پوری طرح انگریز بن کر پڑھنے جاتے ہیں۔" [41]

ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ کلمہ پڑھ کر دینِ اسلام کے احکامات پر عمل پیرانہ ہونا منافقتِ عملی ہے۔ اِسی کی متعلق اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے۔

اَلْمُنٰفِقُوْنَ وَالْمُنٰفِقٰتُ بَعْضُھُمْ مِّنْ بَعْضٍ یَاْمُرُوْنَ بِالْمُنْکَرِ وَیَنْھَوْنَ عَنِ الْمَعْرُوْفِ (القرآن ۹:۶۷)

ترجمہ: "منافق مرد اور منافق عورتیں ایک تھیلی کے چٹے بٹے ہیں بُرائی کا حکم دیں اور بھلائی سے منع کریں۔"

مصادر و مراجع

- القرآن المجید
- اثری، عبدالکریم، (۱۹۹۹ئ)، عربوں کے دورِ جاہلیت اور ہمارے دورِ علم و فکر کا تقابل، گجرات، مکتبۃ الاثریہ
- ادریس آزاد، (۲۰۰۲ئ)، عورت، ابلیس اور خدا، لاہور، الاشراق کمپوزنگ سنٹر
- الازہری، کرم شاہ، پیر، (۲۰۱۵ئ)، تفسیرِ ضیاءالقرآن، لاہور، ضیاءالقرآن پبلیکیشنز
- اسرار احمد، ڈاکٹر، (2013ئ)، اسلام اور پاکستان کا مستقبل، لاہور، مکتبہ خدام القرآن
- اُمِ عبدالرب، (۲۰۰۶ئ)، ٹی وی کے نقصانات اور فوائد کا جائزہ، لاہور، دارالاندلس
- اویسی، فیض احمد، محمد، (۲۰۰۹ئ)، کالج اور لڑکی، بہاول پور، مکتبہ اویسیہ
- بُٹّر، محمد اکرم، سردار، (۲۰۱۷ئ)، تذکارِ شہیدِ ناموسِ رسالت ﷺ، لاہور، ادارہ نویدِ سحر
- بخاری، محمد بن اسماعیل، امام، (۲۰۰۷ئ)، الصحیح بخاری، جلد، ۳، لاہور، شبیر برادرز
- بلگن، ذبیح اللہ صدیق، (۲۰۱۶ئ)، غیر ملکی فنڈنگ اور پاکستانی جماعتیں، لاہور، نگارشات
- بھنڈر، عمران شاہد، (2017ئ)، لبرل ازم، پوسٹ ماڈرن ازم، مارکسزم، لاہور، ادارہ کتاب محل

[40] ترمذی، محمد عیسیٰ، امام، (۲۰۱۸ئ)، سنن ترمذی، جلد ۲، ص: ۲۴۲، لاہور، ضیاءالقرآن پبلیکیشنز

[41] رضوی، محمد ادریس، مولانا، (۲۰۱۵ئ)، عالمی برادری کا وحشت ناک معاشرہ، ص، ۶۹، کراچی، مکتبہ احسان

Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

- ترمذی، محمد عیسیٰ، امام، (۲۰۱۸ئ)، سنن ترمذی، جلد ۲، لاہور، ضیاءالقرآن پبلیکیشنز
- ثناء غوری، (۲۰۱۳ئ)، سوشل میڈیا کے مختلف پہلو، لاہور، Book Time
- جلالپوری، علی عباس، (۲۰۱۳ئ)، عام فکری مغالطے، لاہور، تخلیقات
- جلالی، محمد اشرف آصف، ڈاکٹر، (۲۰۱۰ئ)، ربطِ ملت اور اہلِ سنت کی ذمہ داریاں، لاہور، صراطِ مستقیم پبلیکیشنز
- چغتائی، محمد اکرم، اشفاق احمد، (1978ئ) فرہنگ اصطلاحات، لاہور، مکتبہ اردو سائنس بورڈ
- الحاج، فیروزالدین، مولوی، (1989ئ) فیروز اللغات اردو، دہلی، انجم بک ڈپو
- شاہد علی، ڈاکٹر، (۲۰۱۵ئ)، حقوقِ نسواں اور فسادِ نسواں، سرگودھا، شہاب شاہد مطب
- صدِّیقی، عبدالحمید، (۱۹۹۰ئ)، مذہب اور تجدیدِ مذہب، لاہور، مکتبہ تعمیرِ انسانیت
- عباسی مدنی، ڈاکٹر (۱۹۹۳ئ)، جدید نظریات کی شکست، لاہور، معارفِ اسلامی۔
- عثمانی، مومن خان، حافظ، (2010ئ) مغربی تہذیب اور مغرب زدہ خواتین کا افسوسناک کردار، لاہور، مکتبہ الحسن
- قادری، محمد طاہر، ڈاکٹر، (۲۰۱۴ئ)، بدعتہ حسنہ، لاہور، منہاج القرآن پبلی کیشنز
- قادری، محمد طاہر، ڈاکٹر، (۲۰۱۶ئ)، مقدمہ سیرۃ الرسول ﷺ، ج، دوم، لاہور، منہاج القرآن پبلی کیشنز
- قاسمی، غلام نبی، مولانا، (۲۰۱۴ئ)، لبرل ازم اور اسلام، لاہور، عکس پبلیکیشنز
- گوہر، محمد رمضان، (۲۰۰۸ئ)، افکار اقبالؒ اور روشن خیالی، لاہور، مکتبہ گوہر
- محمد ارشد، ڈاکٹر، (۲۰۰۵ئ)، مغرب اور اسلامی بنیاد پرستی، لاہور، اسد نیر پرنٹرز
- محمد اقبال، علامہ، (۱۹۸۶ئ)، کلیاتِ اقبال، اردو، لاہور، شیخ محمد بشیر اینڈ سنز
- محمد الیاس، مرزا، (۱۹۹۴ئ)، بنیاد پرستی اور تہذیبی کشمکش، لاہور، حرا پبلی کیشنز
- محمد انور، ڈاکٹر، سید، (۲۰۱۶ئ)، میڈیا، اسلام اور ہم، اسلام آباد، ایمل پبلیکیشنز
- محمود مرزا، (۲۰۰۵ئ)، مسلم ریاست جدید کیسے بنے؟، لاہور، دارالتذکیر
- مریم خنسائ، (۲۰۰۸ئ)، اسلام، مغرب اور پاکستان، لاہور، دارالکتب سلفیہ
- ممتاز احمد (2009ئ)، صیہونی پنجہ سے آزادی، لاہور، بسم اللہ گرافک، جوہر ٹائون
- مودودی، ابوالاعلیٰ، مولانا، (1958ئ)، اسلام اور جدید معاشی نظریات، لاہور، اسلامک پبلی کیشنز
- وحید، حماداللہ، مفتی، (2011ئ)، ذاکر نائیک ایک تجزیہ ایک تحقیق، کراچی، مکتبہ عمر فاروقؓ
- ہاشمی، امام شفق، احمد، (2012ئ)، پاکستان اور سیکولرازم، کراچی، اسلامک ریسرچ اکیڈمی
- یوسف، صلاح الدین، حافظ، (1999ئ)، مفرور لڑکیوں کا نکاح اور ہماری عدالتیں، لاہور، دارالسلام
- The New OXFORD Encyclopedic Dictionary, Bay Books